اسلام میں علماء کا مقام

مؤلف

ابو الابدال محمد رضوان طاہر فریدی

اسلام میں علماء کا مقام

مؤلف

ابوالابدال محمد رضوان طاہر فریدی

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ

نام کتاب	:	اسلام میں علماء کا مقام
موضوع	:	فضائل علم وعلماء
مؤلف	:	ابوالابدال محمد رضوان طاہر فریدی
صفحات	:	۴۹
اشاعت اول	:	فروری 2020ء

Call & WhatsApp 03064866974

فہرس

فہرس

فہرس

فہرس

فہرس

فہرس

آغازِ سخن

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد فاعوذباللّٰہ من الشیطن الرجیم بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللّٰہ

وعلی الک و اصحابک یا حبیب اللّٰہ

اسلام ایک ایسا جامع دین ہے جو تمام شعبہ ہائے زندگی کے متعلق تعلیمات فراہم کرتا ہے اور یہ اسلام کی ان انفرادی خصوصیات میں سے ایک ہے جس کی نظیر کسی اور مذہب میں نہیں ملتی، اسلام نے اپنے ماننے والوں کو وہ عزت اور مقام دیا ہے جو کوئی اور مذہب نہ دے سکا اولاد کو تاکیدی حکم ہے کہ وہ اپنے والدین کی خدمت کریں ہر وہ کام جو خلاف شرع نہ ہو اس میں ان کی فرمانبرداری کریں انہیں گھورنے، جھڑکنے بلکہ اُف تک کہنے سے بھی منع کیا، ان کی خدمت پر اجر عظیم کا وعدہ کیا، بلکہ ان کے چہرہ کو نگاہ محبت سے دیکھنا باعث اجر وثواب ہے ان کی رضا میں اللہ کی رضا اور ان کی ناراضگی میں رب تعالیٰ کی ناراضگی پوشیدہ ہے، اسی طرح اولاد کے حقوق بھی بیان کیے کہ انہیں اچھی تعلیم دینے اور ادب سکھانے پر والدین کو جنت کی بشارت دی۔

عزیزاقارب سے صلہ رحمی کا حکم دیا اور قطع تعلقی سے منع کیا اور ان سے تعلقات رکھنے والے کے لیے

فضائل بیان کیے گئے، شوہر پر زوجہ کے حقوق بیان کیے اس کی خدمت کرنے وخوش رکھنے کا حکم دیا ہر وہ حکم جو خلاف شرع نہ ہو بیوی پر لازم ہے کہ اس کی بجا آوری کرے، ہمساؤں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا، مسلمان کے مسلمان پر حقوق بیان کیے۔

ان چند جملوں کا مقصد یہ بتانا ہے کہ اسلام میں مسلمانوں کو بڑا بلند مقام ملا ہے جنہیں ان کے حقوق کے ذریعہ واضح کر دیا گیا ہے ان خونی رشتوں کے مقام سے ہٹ کر مسلمان کی یہ شان ہے کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو صدق دل سے تسلیم کرتے ہوئے گواہی دیتا ہے تو اس پر جہنم کی آگ حرام ہو جاتی ہے چنانچہ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی مکرم، نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جس شخص نے اخلاص کے ساتھ پڑھا لا الہ الا اللہ وہ جنت میں داخل ہو جائے گا، عرض کیا گیا اس کا اخلاص کیا ہے؟ فرمایا یہ کہ وہ شخص ان تمام کاموں سے رک جائے جنہیں اللہ نے حرام کیا ہے''

(الترغیب والترہیب، جلد ا، صفحہ ۶۰۸)

کعبہ کی عظمت۔

اب ہم یہاں دو احادیث نقل کرتے ہیں جس سے کعبہ کی عزت و مقام کا اندازہ

لگایا جاسکتا ہے اور اس کے بعد وہ حدیث نقل کریں گئے جس میں مومن کی عظمت کا بیان ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور تاجدار کائنات، شہنشاہ موجودات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : ''قبلہ کی جانب تھوکنے والا اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ تھوک اس کے چہرے میں لگا ہوا ہوگا''

(الترغیب والترہیب، جلد ا، صفحہ ۱۴۱)

حضرت ابوسہلہ سائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک آدمی نے کسی قوم کی امامت کی اور اس دوران قبلہ کی طرف تھوک دیا حضور علیہ الصلوۃ والسلام دیکھ رہے تھے ان کے نماز سے فارغ ہونے کے بعد فرمایا آئندہ یہ تمھیں نماز نہ پڑھائے، اس کے بعد پھر اس نے انہیں نماز پڑھانی چاہی تو انہوں نے اس کو منع کر دیا اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا ارشاد سنایا تو اس نے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اس کا ذکر کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا '' ہاں (یہ ٹھیک ہے) بے شک تو نے اللہ اور اس کے رسول کو ایذاء دی ہے ''

(الترغیب والترہیب، جلد ا، صفحہ ۱۴۲)

مومن کی حرمت۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کو خانہ کعبہ کا طواف کرتے دیکھا اور یہ فرماتے سنا " تو کتنا عمدہ ہے اور تیری خوشبو کتنی پیاری ہے تو کتنا عظیم المرتبت ہے لیکن قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے مومن کی جان و مال کی حرمت اللہ کے نزدیک تجھ سے زیادہ ہے "

(سنن ابن ماجہ، جلد۲، حدیث ۳۹۳۲)

ان احادیث سے کعبہ کی عظمت اور مسلمان مومن کے مقام کا اندازہ لگانا قطعاً مشکل نہیں ہے کعبہ کو تو یہ عظمت ملی کی اس کی طرف تھوکنا بھی اللہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذاء دینا ہے جبکہ ایک مومن کے جان و مال کی حرمت اللہ کے نزدیک کعبہ سے بھی بڑھ کر ہے یہ ایک عام مومن کا مقام ہے مگر وہ بندہ مومن جو زیور علم دین کے ساتھ آراستہ ہے اس کو اسلام نے جو مقام دیا ہے یقیناً قابل رشک ہے۔

دو افراد سے رشک جائز ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کہ حضور نبی مکرم، نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا " حسد جائز نہیں مگر دو آدمیوں سے ایک وہ شخص جس کو اللہ نے مال دیا ہو اور وہ اس مال پر ان لوگوں کو مسلط کرلے جو راہ حق میں اسے خرچ کریں اور دوسرا وہ شخص جس کو اللہ نے علم عطا فرمایا وہ اس کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے اور لوگوں کو تعلیم دیتا ہے "

(صیح بخاری، جلد ۱، حدیث ۷۳)

علماء کرام فرماتے ہیں حدیث میں حسد سے مراد غبط یعنی رشک ہے کہ کسی دوسرے کی نعمت کی اپنے لیے بھی تمنا کرنا کہ اس کی نعمت کو بھی زوال نہ آئے اور مجھے بھی وہ نعمت مل جائے غبط یعنی رشک کرنا کہلاتا ہے

علماء کے مسلمانوں پر احسانات۔

اسلام میں علماء کا جو مقام ہے اس کو کما حقہ بیان نہیں کیا جا سکتا اِن کے مسلمانوں پر احسان اس قدر زیادہ ہیں کہ امت اسے اُتار نہیں سکتی اُتارنا تو دور کی بات انہیں بیان کرنا اور احاطِ تحریر میں لانا ہی مشکل ہے جس وقت لوگ عیش وعشرت اور دنیا کی زنگینیوں میں مگن، حصول دولت میں مصروف ہوتے ہیں نوجوان اپنی جوانیوں کے مزے لوٹ رہے ہوتے ہیں تو اس وقت یہ علماء، علم دین سیکھنے کے لیے گھروں میں عزیز وا قارب کو چھوڑ کر مدارس کا رخ کرتے ہیں جہاں اہل علم کے سامنے دوزانوں باادب طریقہ سے بیٹھ کر قرآن وحدیث کا علم حاصل کرتے ہیں یہ ایام ان کی جوانیوں کے ہوتے ہیں جس میں نہ تو یہ دولت کماتے ہیں نہ اپنے اوقات کو کھیل کود میں صرف کرتے ہیں نہ جوانی کو فضولیات میں ضائع کرتے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا چاہنے اور اس کے دین کی خدمت وحفاظت کے لیے اپنی جوانیوں کو حصول علم کے لیے وقف کر دیتے ہیں اگر انہیں فاقہ میسر آئے تو

اسے با خوشی قبول کرتے ہیں یہ لوگ دولت کی کمی کی پرواہ نہیں کرتے بلکہ مسلسل اپنے آپ کو علم دین کے زیور سے آراستہ کرنے میں مصروف رہتے ہیں جب فارغ ہوتے ہیں تو یہ لوگ محراب ومنبر کی زینت بنتے ہیں اُمت کو صراط مستقیم پر گامزن کرنے اور جہنم کی گہرائیوں میں گرنے سے بچاتے ہیں، لوگوں کے دلوں کے آنگن کو علم کے نور سے روشن کرتے ہیں یہ اُمت اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت انہیں کے توسط سے حاصل کرتی ہے علماء کرام سالوں سال کی محنت سے علوم اسلامیہ میں رسوخ حاصل کر کے اس کی حفاظت فرماتے اور لوگوں کو احکام شرعیہ سے آگاہ کرتے ہیں مسلمانوں کو حلال وحرام جائز وناجائز کی خبر دیتے ہیں مسلمان اپنے تمام معاملات کو صیح طریقہ سے حل کرنے کے لیے ان کے محتاج ہیں۔

جب کفار وبدمذہب اسلام پر اعتراضات کرتے اور مسلمانوں کے عقائد واعمال کو بگاڑنے کی کوشش کرتے ہیں تو یہ علماء ہی میدان میں آ کر ان کو دندان شکن جواب دے کر اسلام کی حقانیت کو واضح کرتے اور مسلمانوں کے عقائد واعمال کی حفاظت کرتے ہیں اگر علماء نہ ہوں تو یقیناً یہ امت گمراہی کی دلدل میں پھنس جائے، شیطان بھوکے بھیڑیئے کا طرح ان کا شکار کرنے میں کامیاب ہو جائے اور لوگ کفار وبد مذہبوں کے اعتراضات کی بناء پر اپنے دین کے بارے میں شک میں مبتلا ہو کر بہت جلد اسلام سے نکل جائیں، نہ کوئی انہیں ہدایت کا چراغ دیکھانے ولا ہو اور نہ کوئی صراط مستقیم پر گامزن کرنے والا، پس جب صورت حال ایسی ہے تو لوگوں پر لازم ہے کہ علماء کرام کے احسانات کو اپنے اوپر یاد رکھیں، ان کو

قدر کی نگاہ سے دیکھیں، اپنے دلوں میں ان کی عظمت کو جاگر کریں، اپنی مجالس میں ان کو عزت دیں اور ان کی خدمت کو اپنے لیے سعادت سمجھیں۔

بلاشک وشبہ علماء حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے وارث ہیں، اللہ نے ان پر بڑا فضل کیا کہ انہیں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نائب بنایا ان کے ذریعے دین اسلام کی حفاظت کی، لوگوں کا انہیں امام بنایا، اللہ کے احکام کی حفاظت کرنے اور اسے لوگوں تک پہنچانے میں یہ کوتاہی نہیں کرتے، یہ لوگ اُمت اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے درمیان تعلق بحال ہونے کا واسطہ ہیں ان کے فضائل وکمالات روشن اور واضح ہیں۔

تین طرح کے لوگ۔

ہمارے معاشرے میں تین طرح کے لوگ پائے جاتے ہیں جن کا علماء کرام سے سلوک ایک دوسرے سے مختلف ہے

ا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو علماء کرام کے بہت قریب ہیں، ان سے محبت کرتے، ان کے احسانات کو یاد رکھتے اور ان کی خدمت کو اپنے لیے ذریعہ نجات سمجھتے ہیں یہ افراد بہت خوش قسمت ہیں کہ علماء کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی بناء پر دین کے فیوضات سے سو فیصد بہرہ مند ہوتے ہیں، مجھے ایک نوجوان نے بتایا کہ

وہ حج کے لیے حجاز مقدس حاضر ہوا تو وہاں اس کی ملاقات فاتح عیسائیت پیر ابوالنصر منظور احمد شاہ علیہ الرحمہ (بانی جامعہ فریدیہ ساہیوال) سے ہوئی، انہیں جس وقت وضو کی حاجت ہوئی تو میں نے آگے بڑھ کر یہ سوچتے ہوئے وضو کروایا کہ حدیث شریف میں ہے روز محشر جہنمی لوگ جنتی افراد کو اپنے تعلقات اور خدمات یاد کرا کر بارگاہ خداوندی میں سفارش کے لیے کہیں گے تو جہنمی، جنتی کی شفاعت کی بدولت جنت میں چلا جائے گا، جس وقت روز محشر فاتح عیسائیت پیر ابوالنصر منظور احمد شاہ علیہ الرحمہ جنت میں جا رہے ہوں گے تو میں اپنی وضو کروانے کی خدمت کو یاد کروا کر انہیں بارگاہ خداوندی میں اپنی شفاعت کے لیے عرض کروں گا۔

۲۔ یہ وہ لوگ ہیں جو نہ تو علماء کرام کے بہت زیادہ قریب ہیں اور نہ دور کیونکہ یہ لوگ زیادہ تر حصول رزق و دیگر دنیاوی معاملات میں مصروف رہتے ہیں اور اپنی زندگی کے لمحات سے وقت نکال کر وقتاً فوقتاً علماء کرام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر ان سے استفادہ کرتے رہتے ہیں یہ لوگ نہ تو اہل علم کی عزت و مقام میں کمی کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور نہ ان کے حقوق ضائع کرتے ہیں ان لوگوں نے بھی بھلائی کو پالیا اور کامیابی حاصل کر لی۔

۳۔ تیسری قسم کے وہ لوگ ہیں جو علماء کرام سے بہت دور اور ان کے فیوضات و برکات سے محروم ہیں یہ اپنی جہالت اور اتباع کفار میں ان اہل علم کی ذات کو طعن و تشنیع کا نشانہ بناتے اور ان کے افعال و

معمولات پر بے جا اعتراضات کرتے ہیں جن کی شریعت بلکل اجازت نہیں دیتی، یہ وہ لوگ ہیں جو بھلائیوں سے محروم ہیں، تعداد میں تھوڑے ہیں یعنی آٹے میں نمک کے برابر اوران کی علماء مخالف پالیسی علماء کو کوئی نقصان نہیں دیتی بلکہ خود انہی کی ذات کو نقصان ہے۔

الحافظ ابو بکر الخطیب البغدادی فرماتے ہیں جو انہیں (علماء کرام کو) دھوکا دیتا ہے اللہ اسے ہلاک فرما دیتا ہے جو ان سے بغض وعناد رکھتا ہے اللہ اسے رسوا فرما دیتا ہے انہیں رسوا کرنے والا انہیں کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتا اور ان سے جدا ہونے والا کبھی کامیاب نہیں ہوسکتا، دینی معاملات میں احتیاط کرنے والا ان کی رہنمائی کا محتاج ہے، ان کی طرف بری نظر سے دیکھنے والا کف افسوس ملتا رہتا ہے کیونکہ اللہ ان کی (ہر طرح کی) مدد کرنے پر قادر ہے

(الرحلۃ فی طلب الحدیث، صفحہ ۹۴)

اب اہم علم، حصول علم اور علماء کے فضائل بیان کرتے ہیں اور اسے تین ابواب میں تقسیم کرتے ہیں

باب اول میں علم دین کے فضائل

باب دوم میں حصول علم دین کی فضیلت اور

باب سوم میں علماء کا اسلام میں جو مقام ہے اس کو بیان کیا جائے گا اور آخر میں خاتمہ ہے جس میں علماء کرام کی عزت وخدمت کرنے کا صلہ اور ان کی اہانت وگستاخی کرنے والے کا شرعی حکم بیان کیا جائے گا

متعلم جامعۃ المدینہ ابوالابدال محمد رضوان طاہر فریدی

باب اول

علم کی فضیلت

افضل عبادت۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم، نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا " افضل عبادت فقہ ہے اور افضل دین تقوی ہے "

(الترغیب والترہیب، جلد ا، صفحہ ۵۴)

علم کی فضیلت۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا " علم کی فضیلت عبادت کی فضیلت سے زیادہ ہے اور تمعارے دین کی بھلائی تقویٰ ہے "

(الترغیب والترہیب، جلد ا، صفحہ ۵۴)

تھوڑا علم۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
" تھوڑا سا علم بہت سی عبادت سے بہتر ہے اور آدمی کو فقہ کافی ہے جبکہ اللہ کی عبادت کرتا ہو اور آدمی کو اتنی جہالت کافی ہے کہ اپنی رائے پر غرور کرتا ہو "

(الترغیب والترہیب، جلد ا، صفحہ ۵۴)

دولت سے بہتر شئے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا "علم مال سے بہتر ہے علم تیری حفاظت کرتا ہے اور تو مال کی، علم حاکم ہے اور تو محکوم علیہ، مال خرچ کرنے سے کم ہوتا ہے اور علم خرچ کرنے سے بڑھتا ہے، عالم افضل ہوتا ہے روزہ دار سے، شب بیدار سے اور جہاد کرنے والے سے، جب عالم دین فوت ہوتا ہے تو اسلام میں ایسا رخنہ پڑ جاتا ہے جسے بجز اس کے نائب کے اور کوئی نہیں بند کر سکتا "

(احیاء العلوم، جلد ا، صفحہ ۴۹)

حضرت سلیمان علیہ السلام کی پسند۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں'' حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام کو اختیار دیا گیا تھا کہ علم و مال اور سلطنت میں سے جو چاہیں اختیار کر لیں تو آپ نے علم کو پسند کیا پھر علم کی وجہ سے مال اور سلطنت بھی مل گئی ''

(احیاء العلوم، جلد ا، صفحہ ۵۰)

رات کو گھڑی بھر علم سیکھنا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں'' علم سیکھنے کے لیے رات کو گھڑی بھر جاگنا ساری رات عبادت کے لیے جاگنے سے بہتر ہے ''

(مشکاۃ المصابیح، جلد ا، حدیث ۲۳۸)

سب سے افضل کمائی۔

حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا '' کسی کمانے والے نے فضیلت علم کے برابر کوئی کمائی نہیں کی (علم سب سے بڑی دولت ہے) علم، صاحب علم کو ہدایت کی طرف رہنمائی کرتا ہے یا بے کار کاموں سے روک دیتا ہے اور جب تک عمل درست نہ ہو دین درست نہیں ''

(الترغیب والترہیب، جلد ا، صفحہ ۵۷)

بندے کے ساتھ بھلائی۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بھلائی کرنا چاہتا ہے تو اس کو دین میں سمجھداری عطا فرماتا ہے اور اس کے دل میں ہدایت ڈال دیتا ہے“

(الترغیب والترہیب، جلد ۱، صفحہ ۵۴)

علم کی شرافت۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں علم کی شرافت یہ ہے کہ اسے جس شخص کی طرف منسوب کرو اگرچہ ادنی بات ہی کیوں نہ ہو مثلاً یہ شخص فلاں چیز کا علم رکھتا ہے تو وہ خوش ہوتا ہے اور جس شخص سے اس کی نفی کرو مثلاً کہو کہ فلاں چیز کا اس کو علم نہیں تو وہ رنجیدہ ہوتا ہے۔

(احیاء العلوم، جلد ۱، صفحہ ۵۱)

علم کے فضائل و برکات۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا علم حاصل کرو کہ اللہ

کی رضا کے لیے علم حاصل کرنا خشیت، اسے تلاش کرنا عبادت، اس کی تکرار کرنا تسبیح، اور اس کی جستجو کرنا جہاد ہے، جاہلوں کو علم سیکھانا صدقہ اور اسے اس کے اہل تک پہنچانا نیکی ہے کیونکہ یہ حلال وحرام کا شعور دیتا، اہل جنت کو روشن دلیل اور گھبراہٹ میں انسیت دیتا ہے سفر میں ہم نشین اور تنہائی کا ساتھی ہے تنگدستی وخوشحالی میں رہنمائی کرتا اور دشمنوں کے مقابلے میں ہتھیار ہے عظیم لوگوں کے ہاں علم کی حثیت زینت کی سی ہے اللہ علم ہی کی بدولت قوموں کو رفعت و بلندی عطا فرماتا اور انہیں بھلائی میں لوگوں کا مقتداء وپیشوا بنا دیتا ہے اہل علم کے نقش وقدم پر چلا جاتا ہے ان کے افعال کی پیروی کی جاتی ہے اور ان کی رائے کو حرف آخر سمجھا جاتا ہے فرشتے ان کی دوستی میں رغبت رکھتے اور انہیں اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں ہر خشک وتر یہاں تک کہ سمندر میں مچھلیاں اور پانی کے دیگر جانور درندے اور چوپائے سب ان کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں علم جہالت کی تاریکی سے نجات دیتا، دلوں کو جلا بخشتا اور جہالت کے اندھیروں میں آنکھوں کو روشنی عطا کرتا ہے اس کے ذریعے انسان نیک لوگوں کی منازل تک رسائی پاتا اور دنیا وآخرت میں بلند مقام تک جا پہنچتا ہے، علم میں غور وفکر کا اجر روزہ رکھنے کا برابر اور اسے پڑھنا پڑھانا نوافل کے برابر ہے، علم ہی صلہ رحمی کا پیغام دیتا اور حلال وحرام کی پہچان کرواتا ہے علم تمام عمل کرنے والوں کا سرادر اور عمل اس کا پیروکار ہے یہ ایسی نعمتوں سے ہے جو خوش نصیبوں کو عطا کی جاتی ہے اور بدبختوں کو اس سے محروم رکھا جاتا ہے۔

(حلیۃ الاولیاء، جلد ا، صفحہ ۴۳۱)

اس باب میں جو کثیر روایات ہیں ہم نے ان میں سے بہت تھوڑی نقل کی ہیں اور سینکڑوں کو ترک کر دیا ہے علم کی فضیلت جاننے کے لیے یہ چند احادیث وآثار ہی کافی ہیں اور ان کی روشنی میں کسی بھی عقل مند سے یہ مخفی نہیں ہوگا کہ جب علم اس قدر فضائل و برکات کا حامل ہے تو خود صاحب علم کا مقام کس قدر بلند ہوگا، ویسے بھی علم دینی ہو یا دنیاوی اس کی افادیت کا ہر ذی شعور اعتراف کرتا ہے مگر ان میں نمایاں فرق بھی ہے کہ علم دین خیر ہی خیر ہے قرآن وحدیث نے اس کے حاصل کرنے کی ترغیب دی اور بے شمار فضائل سے آگاہ کیا اس کے ذریعے بندہ معرفت خداوندی حاصل کرتا ہے حلال وحرام، جائز و ناجائز سے آگاہ ہوتا، زندگی کو شریعت مطہرہ کے مطابق گزار کر اپنے رب کی رضا حاصل کرتا اور جہنم کی گہرائیوں میں گرنے سے بچتا ہے مگر دنیاوی علوم حاصل کرنے سے چند دنیاوی فوائد کے کچھ حاصل نہیں ہوتا ہاں اگر ان علوم کو تبلیغ اسلام اور رزق حلال حاصل کرنے کی نیت سے سیکھا جائے تو یقیناً باعث اجر وثواب ہیں۔

باب دوم

حصول علم دین کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے حضور سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم کو اولین و آخرین، ظاہر و باطن، عرش و فرش اور ما کان و ما یکون کے علوم عطا فرمائے مگر اس کے باوجود اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید میں مزید طلب علم کا حکم ارشاد فرمایا، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

﴿ قُلْ رَبِّ زِدْنِيْ عِلْماً ﴾

اس آیت سے علم، حصول علم اور علماء کی فضیلت واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سوائے علم کے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو کسی اور چیز کی زیادتی طلب کرنے کا حکم نہیں دیا۔

علم کی فرضیت۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

" طلب العلم فريضة على كل مسلم "

علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے

(سنن ابن ماجہ، جلد ا، حدیث ۲۲۴)

مسلمان پر سب سے پہلے بنیادی علوم اسلامیہ کا حاصل کرنا فرض ہے جن کے ذریعے وہ اپنے عقائد و عبادات اور روزمرہ کے معاملات کو شریعت کے مطابق درست کر سکے، اس کی تفصیل آگئے آرہی ہے

بعض وہ افراد جنہوں نے اپنی ساری ہمت، دولت اور زندگی کے لمحات دنیاوی علوم کو حاصل کرنے میں صرف کر دیئے اور پھر ڈاکٹر، انجنیئر، پروفیسر وغیرہ بن کر مختلف شعبہ جات سے وابستہ ہو گئے وہ سمجھتے ہیں جو علم انہوں نے حاصل کیا ہے حدیث شریف میں اسی کا فرض ہونا قرار دیا گیا ہے اور پھر اس بناء پر علماء کرام پر تنقید کرتے ہیں کہ انہوں نے یہ علوم کیوں نہ حاصل کیے؟ ایسے لوگوں کے متعلق ہم بس اتنا کہیں گئے کہ ان کا یہ قول ان کی جہالت و کم عقلی پر دلالت کرتا ہے، علماء کرام کا کام خدمت قرآن و حدیث، فتوی نویسی اور عوام کو احکام شرعیہ سے آگاہ کرنا ہے (جسے وہ بڑے احسن انداز میں سرانجام دیتے ہیں) انجنیئر یا سائنس دان بننا نہیں اور ویسے بھی علماء کی بڑی تعداد ایسی بھی ہے جو علوم اسلامیہ کے ساتھ ساتھ عصری علوم پر بھی دسترس رکھتے ہیں اور ہر عالم دین بقدر ضرورت عصری علوم کا بھی حامل ہے جبکہ دوسری طرف تنقید کرنے والے صاحب کی یہ حالت ہوتی ہے کہ وضو، نماز کے مسائل سے بھی آگاہ نہیں ہوتے، انہیں چاہیے کہ اپنی حالت پر غور کرتے ہوئے شریعت کے مسائل سیکھنے کی طرف توجہ دیں

اور علماء پر اعتراضات کرنا چھوڑ دیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ان پر بڑا فضل ہے اور انہیں وہ کچھ عطا کیا ہے جس سے تم لوگ محروم ہو، کوئی بڑے سے بڑا دنیاوی عہدہ رکھنے والا چاہے صدر ہو یا وزیر اعظم، کوئی جج ہو یا وکیل، ماہر انجنیئر ہو یا پروفیسر، فوج کا کرنل یا میجر ہو یا پھر صوبہ کا ڈی ای جی الغرض کوئی بھی ہو ان سب کی عزتیں ایک طرف اور اس امت کے عالم دین کے جوتے کی عزت ایک طرف ہو تو اِن سب دنیا داروں کی عزتیں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔

فرض علوم کی تفصیل۔

جن علوم کا حاصل کرنا مسلمان پر فرض ہے ان کے متعلق سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں کہ (سب سے اولین و افضل) علم اصول عقائد ہے جن کے اعتقاد سے آدمی مسلمان سنی المذہب ہوتا ہے اور انکار و مخالفت سے کافر یا بدعتی، پھر علم مسائل نماز یعنی اس کے فرائض و شرائط و مفسدات جن کے جاننے سے نماز صحیح طور پر ادا کر سکے پھر جب رمضان آئے تو مسائل صوم، مال نصاب نامی ہو تو مسائل زکوۃ، صاحب استطاعت ہو تو مسائل حج، نکاح کیا چاہے تو اس کے متعلق ضروری مسئلے، تاجر ہو تو مسائل بیع و شرا، مزارع (زمیندار) پر مسائل زراعت، موجر و مستاجر پر مسائل اجارہ و علی ھذا القیاس، اور ہر اس شخص پر اس کی حالت موجودہ کے مسئلے سیکھنا

فرض عین ہے اور انہیں میں سے ہیں مسائل حلال وحرام کہ ہر فرد بشر ان کا محتاج ہے اور مسائل علم قلب یعنی فرائض قلبیہ مثل تواضع واخلاص وتوکل وغیرہ اوران کے طرق تحصیل اور محرمات باطنیہ، تکبر وریا و عجب وحسد وغیرہ اوران کے معالجات کہ ان کا علم بھی مسلمان پر اہم فرائض میں سے ہے جس طرح بے نماز فاسق وفاجر ومرتکب کبائر ہے یونہی بعینہ ریا سے نماز پڑھنے والا انھیں مصیبتوں میں گرفتار ہے۔

(فتاوی رضویہ، جلد۲۳، صفحہ ۶۲۳)

طالب علم کے لیے فرشتوں کا پر بچھانا۔

حضرت قیس بن کثیر فرماتے ہیں مدینہ شریف کا آدمی حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس دمشق میں آیا آپ نے فرمایا، اے بھائی کیسے آنا ہوا؟ اس نے عرض کیا میں ایک حدیث سننے آیا ہوں مجھے پتا چلا ہے کہ آپ وہ حدیث حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان فرماتے ہیں. حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کسی ضرورت کے لیے تو نہیں آئے؟ اس نے کہا نہیں. آپ نے فرمایا تجارت کے پیش نظر تو نہیں آئے؟ عرض کیا نہیں. آپ نے فرمایا تم صرف اس حدیث کی تلاش میں آئے ہو تو سنو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی طلب علم میں کوئی راستہ طے کرے اللہ تعالیٰ اسے جنت کے راستے پر چلائے گا،

فرشتے طالب علم کی رضا حاصل کرنے کے لیے اس کے پاؤں کے نیچے اپنے پر بچھاتے ہیں عالم کے لیے زمین وآسمان کی ہر چیز حتیٰ کے پانی میں مچھلیاں بھی مغفرت طلب کرتی ہیں عابد پر عالم کی فضیلت ایسے ہے جیسے چودھویں کا چاند ستاروں سے افضل ہے، علماء انبیاء کے وارث ہیں بے شک انبیاء کی وراثت درھم ودینار نہیں ہوتے بلکہ ان کی میراث علم ہے پس جس نے اسے پایا اسے بہت بڑا حصہ مل گیا۔

(جامع ترمذی، جلد۲، حدیث ۵۸۰)

حضرت زر بن جیش رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں میں حضرت صفوان بن عسال مرادی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا کونسی شے تمعیں یہاں لائی ؟ میں نے عرض کی، علم کی تلاش تو انہوں نے فرمایا بے شک میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا '' جو شخص علم کی تلاش میں اپنے گھر سے نکلتا ہے فرشتے اس کی رضا کے لیے اپنے پر بچھا دیتے ہیں ''

(الرحلۃ فی طلب الحدیث، صفحہ ۱۶)

گستاخی کا انجام۔

حضرت یحییٰ بن زکریا بن یحییٰ ساجی رحمتہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں ہم بصرہ کی گلیوں میں ایک محدث کے گھر کی طرف جا رہے تھے کہ ہم نے تیز تیز چلنا شروع کر دیا ہمارے ساتھ

ایک مسخرہ اور بدنام زمانہ شخص بھی تھا وہ بطور استہزا کہنے لگا فرشتوں کے پروں سے اپنے پاؤں اٹھالو کہیں انہیں روند نہ ڈالنا (اتنا کہنے کے بعد) وہ ابھی اپنی جگہ سے ہٹا بھی نہ تھا کہ اس کے دونوں پاؤں خشک ہو گئے اور وہ گر پڑا۔

(الرحلۃ فی طلب الحدیث، صفحہ ۱۶)

علم کی طلب میں فوت ہونے کی فضیلت۔

حضور نبی مکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ” جسے طالب علمی کی حالت میں موت آئی وہ جب اللہ سے ملاقات کرے گا تو اس کے اور انبیاء علیھم السلام کے درمیان صرف درجہ نبوت کا فرق ہوگا “

(الترغیب والترہیب، جلد ا، صفحہ ۵۶)

شہنشاہ عرب وعجم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ”جب طالب علم کو موت آتی ہے اور وہ اسی حالت میں ہوتا ہے تو وہ شہید کی موت مرتا ہے “

(الترغیب والترہیب، جلد ا، صفحہ ۵۶)

ایک ہزار رکعت نفل سے بہتر عمل۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا. ''ابوذر صبح کے وقت کتاب اللہ کی ایک آیت کا سیکھنا تمعارے سو رکعت نماز نفل سے بہتر ہے اور صبح کے وقت علم کا کوئی باب سیکھ کر پھر خود اس پر عمل کر سکو یا نہ کر سکو تو وہ تمعارے ایک ہزار رکعت نماز (نفل) سے بہتر ہے ''

(سنن ابن ماجہ، جلد ا، حدیث ۲۱۹)

ستر صدیقوں کا ثواب۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار عالی وقار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا '' جس شخص نے علم کا ایک باب سیکھا تا کہ لوگوں کو سیکھائے تو اسے ستر صدیقوں کا ثواب عطا کیا جائے گا ''

(الترغیب والترہیب، جلد ا، صفحہ ۵۸)

محبوب عمل۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' دینی مسائل سمجھنے کے لیے ایک ساعت بیٹھنا میرے نزدیک لیلۃ القدر میں جاگنے سے زیادہ محبوب ہے۔

(الترغیب والترہیب، جلد ا، صفحہ ٦١)

حج کے برابر اجر۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیوں کے تاجدار، شہنشاہ ابرار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جو مسجد گیا اور خیر (علم) سیکھنے یا سکھانے کے علاوہ اس کا کوئی اور ارادہ نہیں اس کا اجر اس حاجی کے برابر ہے جس کا حج مکمل ہو"

(الترغیب والترہیب، جلد ا، صفحہ ٦٤)

گناہوں سے مغفرت۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "طلب علم کے لیے (نکلنے ولا) کوئی بندہ قطعاً جوتا نہیں پہنتا، نہ موزہ اور نہ لباس پہنتا ہے مگر جوں ہی اپنے گھر کی دہلیز سے باہر قدم نکالتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے"

(الترغیب الرہیب، جلد ا، صفحہ ٦٤)

بہترین صدقہ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے دو عالم کے مالک ومختار، شفیع روز شمار

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ’’ سب سے بہترین صدقہ یہ ہے کہ مسلمان علم کی بات سیکھ کر اپنے مسلمان بھائی کو سیکھا دے ‘‘

(سنن ابن ماجہ، جلد ا، حدیث ۲۴۳)

اللہ کا راستہ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے شہنشاہ خوش خصال، پیکر حسن جمال صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ’’ جو شخص علم کی تلاش میں نکلے واپسی تک اللہ تعالیٰ کے راسے میں ہوتا ہے۔‘‘

(جامع ترمذی، جلد ۲، حدیث ۵۴۴)

چار اشخاص کا ثواب۔

حضور علیہ لصلوۃ ولسلام نے ارشاد فرمایا ’’علم وہ خزانہ ہے جس کی کنجیاں سوال ہیں علم کے متعلق سوال کیا کرو، اس میں چار اشخاص کو ثواب ملتا ہے (۱) سوال کرنے والا (۲) عالم (یعنی جواب دینے والا) (۳) سننے والا (۴) اور جوان سے محبت رکھتا ہے ‘‘

(احیاء العلوم، جلد ا، صفحہ ۵۲)

علمی مجلس میں شرکت کی فضیلت۔

حضور نبی مکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا '' علمی مجلس میں شریک ہونا ہزار رکعت (نفل) پڑھنے، ہزار بیماروں کی عیادت کرنے اور ہزار جنازوں میں شریک ہونے سے بہتر ہے، کسی نے عرض کی تلاوت قرآن سے بھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' قرآن بغیر علم کے کب مفید ہے ''

(احیاء العلوم، جلد اصفحہ ۵۳)

چند کلمات سیکھنے کا اجر۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا '' اللہ تعالیٰ نے جو (فرائض وواجبات) فرض کیے ہیں کوئی بندہ ایسا نہیں جس نے ان میں سے ایک، دو، تین، چار یا پانچ کلمات سیکھے پھر (زندگی بھر) ان کو سیکھتا سیکھاتا رہا مگر وہ جنت میں داخل ہوگا '' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کلمات سنے ہیں اس کے بعد کوئی حدیث نہیں بھولا ہوں۔

(الترغیب والترہیب، جلد اصفحہ ۵۸)

دو حریص۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں دو حریص کبھی آسودہ نہیں ہوتے ایک طالب علم اور دوسرا طالب دنیا مگر یہ دونوں برابر نہیں علم کا طالب تو اللہ تعالیٰ کی رضا زیادہ حاصل کرتا رہتا ہے اور دنیا کا طالب سرکشی میں بڑھتا جاتا ہے اس کے بعد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی

﴿ كَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيُطْغٰى أَنْ رَآهُ اسْتَغْنٰى ﴾

ترجمہ کنزالایمان: ہاں ہاں بے شک آدمی سرکشی کرتا ہے اس پر کہ اپنے آپ کو غنی سمجھ لیا۔

اور دوسرے کے لیے فرمایا

﴿ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ ﴾

ترجمہ کنزالایمان: اللہ سے اس کے بندوں میں وہ ہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں

(سنن دارمی، جلد ۱، حدیث ۳۴۵۔۳۴۴)

حکیم لقمان کی وصیت۔

حضرت حکیم لقمان نے اپنے بیٹے کو مرتے وقت وصیت کی کہ اے

بیٹے علماء کی صحبت اختیار کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ حکمت کے نور سے دلوں کو اس طرح زندہ کر دیتا ہے جیسے بارش کے ذریعے مردہ زمین کو۔

(الموطا امام مالک، حدیث ۱۸۸۹)

اقوال اسلاف۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر میں ایک مسئلہ سیکھوں تو میرے نزدیک تمام رات کی شب بیداری سے بہتر ہے۔

اور یہ بھی انہی کا قول ہے کہ عالم اور طالب علم کار خیر میں برابر ہیں باقی تمام آدمی بیکار ہیں ان میں کوئی بھلائی نہیں۔

اور آپ نے مزید فرمایا، جس شخص کا خیال ہو کہ علم کا طلب کرنا جہاد نہیں ہے تو اس کی عقل وخیال ناقص ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ علم کا طلب کرنا نوافل پڑھنے سے افضل ہے۔

(ماخوذ از، احیاء العلوم، جلد ا، صفحہ ۵۳)

ان نقل کی گئی چند احادیث اور آثار سے طالب علم دین کی فضیلت سورج کی طرح روشن ہے یہ وہ لوگ ہیں جو طالب علم ہیں اور ان کا مقام اس قدر بلند ہے تو علماء کے مقام تک عام ذہنوں کی رسائی کہاں ہو

سکتی ہے حدیث شریف میں ہے کہ

اللہ تعالیٰ غصہ نہیں فرماتا، البتہ جب غصہ فرماتا ہے تو فرشتے اس کے غصہ کی وجہ سے تسبیح پکارتے ہیں پھر جب اللہ تعالیٰ زمین کی طرف نظر فرماتا ہے تو بچوں کو قرآن مجید پڑھتا دیکھتا ہے تو فرشتے خوشی و رضا مندی سے بھر جاتے ہیں (کیونکہ بچوں کو قرآن پڑھتے دیکھ کر اللہ تعالیٰ کا غصہ ختم ہو جاتا ہے)

(کنز العمال، جلد ا، حدیث ۲۴۸۰)

قریب ہوتا ہے کہ گنہگار اپنے گناہوں کی وجہ سے عذاب میں گرفتار ہو جائیں مگر بچوں کے قرآن پڑھنے کی برکت سے وہ بچ جاتے ہیں قرآن پڑھنے والے عام بچے بھی ہیں اور علم دین کے طالب بھی اگر عام بچے قرآن پڑھیں تو لوگ عذابات سے بچیں تو جو قرآن بھی پڑھیں اور اس کا علم بھی سکھیں ان کی برکات تو اس سے بھی زیادہ ہے کیونکہ طالب علم دین عام لوگوں سے افضل ہے اور علم دین کے حصول کا عمل تلاوت قرآن و نفل نماز سے بھی بہتر ہے جیسا کہ گزشتہ صفحات میں بھی حضور علیہ الصلوۃ السلام کا یہ فرمان گزرا کہ " قرآن بغیر علم کے کب مفید ہے "

پس ہر عقل مند کو یہ جان لینا چاہیے کہ جب طالب علم دین کو اسلام میں اس قدر زیادہ فضیلت حاصل ہے تو یقیناً علماء کا مقام اس سے بھی کئی گناہ بلند ہے جو سعادت مند لوگوں کو ہی ملتا ہے۔

☆☆☆☆

باب سوم

علماء کا مقام

اب ہم اس باب میں قرآنی آیات واحادیث کے ذریعے علماء کا مقام بیان کریں گئے تا کہ خوش بختوں کے لیے سعادت وذریعہ نجات اور بدبختوں کے لیے حجت ہو جائے یقیناً یقیناً یقیناً یقیناً علماء ہی اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں یہی اللہ سے ڈرنے والے ہیں ان کے ہی اللہ آخرت میں درجات بلند فرمائے گا، روز محشر ان کے مقام ومرتبہ کو لوگ دیکھ کر رشک کریں گئے، عابدوں کو تو جنت میں جانے کا حکم ہو گا مگر علماء کو باب جنت پر اس لیے روک لیا جائے گا تا کہ وہ گنہگاروں کی شفاعت کریں، انہیں ہدایت کا چراغ قرار دیا گیا اور انبیاء کرام علیھم السلام کا وارث بنایا، ان کی مجلس کو انبیاء کی مجلس قرار دیا گیا، عابدوں پر انہیں فضیلت ملی، ان کے چہروں کو دیکھنا باعث ثواب، ان کی خدمت کرنا باعث اجر اور ان کی محبت باعث نجات ہے یہ لوگوں کے لیے آسمان ہدایت کے ستارے ہیں ان کو علم سکھانے پر غزوات میں شرکت کا ثواب ملتا ہے ان کی اکثریت باعث خیر اور کمی باعث ہلاکت ہے، ان کی مخالفت و بے ادبی کرنے والا بدبخت ہے ان کی گستاخی بعض صورتوں میں کفر ہے ان کی مخالفت کرنے والا انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا بلکہ اُسی کو خسارہ ہے الغرض ان کے فضائل ومناقب بے شمار ہیں جنہیں احاطہ تحریر میں لانا مشکل ہے۔

عالم اور جاہل۔

اہل علم اور جاہلوں کے درمیان جو نمایاں فرق ہے اس کو قرآن نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے

﴿ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴾

ترجمہ کنزالایمان۔کیا برابر ہیں جاننے والے اور انجان نصیحت تو وہ ہی مانتے ہیں جو عقل والے ہیں

(پارہ ۲۳،سورہ الزمر،آیت ۹)

علماء کی صفت۔

خوف خدا بہت بڑی نعمت ہے یہ جس بندے کے دل میں ہو وہ گناہوں سے بچ کر اپنی زندگی اللہ رب العزت کی فرمانبرداری میں گزارتا ہے علماء کرام کے دل ہمیشہ خوف الٰہی سے جھکے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے علماء کی اس صفت کو قرآن مجید میں ان الفاظ میں بیان کیا ہے

﴿ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ﴾

ترجمہ کنزالایمان: اللہ سے اس کے بندوں میں وہ ہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔

(پارہ ۲۲،سورہ فاطر،آیت ۲۸)

درجات کی بلندی۔

اللہ تعالیٰ نے اہل علم کو یہ بشارت دی ہے کہ آخرت میں ان کے درجات بلند فرمائے گا، ارشاد باری تعالیٰ ہے

﴿ یَرۡفَعِ اللّٰهُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ دَرَجٰتٍ ﴾

ترجمہ کنزالایمان: اللہ تمھارے ایمان والوں کے اور ان کے جن کو علم دیا گیا درجے بلند فرمائے گا۔

(پارہ ۲۸، سورہ المجادلہ، آیت ۱۱)

عالم کی عابد پر فضیلت۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ''عابد پر عالم کی فضیلت ایسے ہے جیسا چودھویں کا چاند ستاروں سے افضل ہے علماء انبیاء کے وارث ہیں بے شک انبیاء کی وراثت درہم و دینار نہیں ہوتے بلکہ ان کی میراث علم ہے پس جس نے اسے پایا اسے بہت بڑا حصہ مل گیا''

(جامع ترمذی، جلد۲، حدیث ۵۸۰)

علماء ستاروں کی مانند۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''زمین میں علماء کی مثال ستاروں کی طرح ہے کہ ان کے ذریعے خشکی وتری کی تاریکیوں میں راستہ تلاش کیا جاتا ہے تو جب ستارے بے نور ہو جائیں تو راہ بتانے والے بہت جلد خود راستہ بھول جاتے ہیں''

(الترغیب والترہیب، جلدا، صفحہ ۶۰)

علماء کا عظیم کارنامہ۔

حضرت علی المرتضٰی نے ارشاد فرمایا، عالم شخص کو ایک ہزار عبادت گزاروں پر فضیلت حاصل ہے عالم شخص اللہ تعالیٰ کے بندوں کو گمراہی سے بچا کر ہدایت کی طرف لے آتا ہے اور عبادت گزار شخص کے بارے میں اس بات کا امکان ہے کہ اس کے دل میں شک آ جائے تو وہ ہلاکت کی وادی میں چلا جائے۔

(مسند امام زید، حدیث ۷۳۷)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''بعد میں آنے والوں سے اس علم کو وہ لوگ حاصل کریں گئے جو غلو کرنے والوں کی تحریف، باطل نظریات اور جاہلانہ تاویلات کی اس سے نفی کر دیں گئے''

(مسند امام زید، حدیث ۷۳۹)

عالم اور عابد میں فرق۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سرکار عالی وقار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''عالم کو عابد پر ستر درجے فضیلت حاصل ہے ہر دو درجوں کے درمیان اس قدر فاصلہ ہے کہ تیز رفتار گھوڑا ستر سال میں طے کر سکتا ہے اور یہ اس لیے کہ شیطان لوگوں کے لیے بدعات گھڑتا ہے جنہیں عالم کا نور بصیرت تاڑ لیتا ہے تو وہ لوگوں کو ان سے روکتا ہے اور عابد کی توجہ اپنے رب کی طرف رہتی ہے وہ ان (بدعات) کی طرف متوجہ نہیں ہوتا اور نہ انہیں پہچانتا ہے''

(الترغیب والترہیب، جلد ا، صفحہ ٦١)

شیطان پر سختی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا '' ایک فقہیہ شیطان پر ہزار عابد سے زیادہ سخت ہے ''

(جامع ترمذی، جلد ۲، حدیث ۵۷۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے رویت ہے کہ شہنشاہ عرب وعجم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''دین میں سمجھداری سے افضل اللہ کی کوئی دوسری عبادت نہیں اور دین میں سمجھ (فقہ) رکھنے والا ایک آدمی ایک

ہزار عابد سے بڑھ کر شیطان پر بھاری ہے ہر چیز کا کوئی ستون ہے اور اس دین (اسلام) کا ستون فقہ ہے''

(الترغیب والترہیب، جلد ا، صفحہ ٦١)

علماء کے لیے مرتبہ شفاعت۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سید الانبیاء،
امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''(قیامت کے روز) عالم اور عابد کی بخشش کردی جائے گی پھر عابد کو حکم ہوگا کہ جنت میں داخل ہو جا اور عالم سے فرمایا جائے گا ٹھہر جا تا کہ لوگوں کی سفارش کرے

(الترغیب والترہیب، جلد ا، صفحہ ٦١)

علماء پر اللہ کا خصوصی فضل۔

حضرت ثعلبہ بن حکم سے روایت ہے نبی مکرم نور مجسم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا '' قیامت کے روز جب اللہ تعالیٰ بندوں کا فیصلہ فرمانے کے لیے کرسی پر (اپنی شان کے لائق) قعود فرمائے گا تو علماء سے فرمائے گا میں نے تمعیں اپنا علم اور حلم صرف اس لیے عطا فرمایا تھا کہ تمعارے گناہ معاف فرمادوں اور مجھے کچھ پرواہ نہیں ''

(الترغیب والترہیب، جلد ا، صفحہ ٦١)

زمین کے ابدال۔

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا: کیا زمین میں اللہ کے نیک بندے ابدال ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہاں، عرض کیا گیا کون لوگ ہیں؟ تو فرمایا حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنانے والے (علماء) لوگ ابدال ہیں اور اگر یہ لوگ ابدال نہیں تو پھر دنیا میں ابدال ہے ہی کوئی نہیں۔

(المستطرفہ، صفحہ ۳۰۱)

علماء اولیاء اللہ ہیں۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت، امام شافعی اور دیگر اکابرین رحمھم اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے علماء دنیا و آخرت میں اولیاء اللہ ہیں اگر یہ ولی اللہ نہیں ہیں تو دنیا میں کوئی اللہ کا ولی ہے ہی نہیں۔

عالم کی موت۔

حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا "عالم کی موت ایسی مصیبت ہے جس کا علاج نہیں اور ایسا شگاف ہے جو پُر نہیں ہوسکتا وہ ایک ستارہ تھا جو بے نور ہو گیا، ایک قبیلے کی موت

کسی عالم کی موت سے زیادہ آسان ہے ''

(الترغیب والترہیب، جلد۱، صفحہ ۶۵)

علماء کے لیے دعا رحمت۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا '' عابد پر عالم کی فضیلت اسی طرح ہے جس طرح میں تم میں سے ادنیٰ آدمی پر فضیلت رکھتا ہوں پھر فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ اس کے فرشتے زمین آسمان والے حتیٰ کہ چیونٹی اپنے سوراخ میں اور مچھلیاں بھی اس شخص کے لیے رحمت مانگتے ہیں جو لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دیتا ہے ''

(جامع ترمذی، جلد۲ حدیث ۵۸۳)

علماء کے مقام ومرتبہ کو سمجھنے کے لیے مذکورہ بالا آیات واحادیث اور آثار ہی کافی ہیں اللہ تعالیٰ ان کے مقام کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین

☆☆☆☆

خاتمہ

اے بندہ خدا علماء کرام کی عزت اور ان سے محبت کرنا اپنے اوپر لازم کرلے اسی میں تیری بھلائی ہے۔

اللہ نے بخش دیا۔

شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ تذکرۃ الاولیاء میں نقل کرتے ہیں کہ ایک صاحب کوکسی نے وفات کے بعد خواب میں دیکھ کر پوچھا اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ اس نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا، پوچھا کس سبب سے؟ عرض کیا ایک مرتبہ میں نہر کے کنارے وضو کرنے کے لیے بیٹھا تو اچانک دیکھا کہ امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ میرے نیچے کی طرف بیٹھ کر وضو فرما رہے تھے تو میں ان کی تعظیم کی خاطر وہاں سے اُٹھ کر ان کے نیچے کی جانب بیٹھ گیا تو اسی سبب سے اللہ نے میری بخشش فرمادی۔

علماء کی عزت کرو۔

حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے علماء کی عزت کرنے، ان کے سامنے تواضع کرنے اور ان کے لیے مجالس میں جگہ کشادہ کرنے کا حکم دیا ہے چنانچہ

حضرت ابوموسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قائدالمرسلین، خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا ''بوڑھے مسلمان اور حامل قرآن (عالم وحافظ) جو قرآن میں غلو نہ کرتا ہو اور نہ اس سے اعراض کرتا ہو کی عزت کرنا اور سلطان عادل کا احترام کرنا اللہ تعالیٰ کی تعظیم میں سے ہے (یعنی جس نے ان کا احترام کیا اس نے اللہ کی تعظیم کی)

(الترغیب والترہیب، جلدا، صفحہ ۷۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار عالی وقار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''علم حاصل کرو اور علم کے لیے سکون و وقار سیکھو نیز جس سے علم سیکھتے ہو اس کے سامنے تواضع اختیار کرو''

(الترغیب والترہیب، جلدا، صفحہ ۷۰)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی مکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا'' تم اپنی مجالس کو عالم کے علم، بوڑھے کی عمر اور سلطان کے عہدے کی وجہ سے کشادہ کر دیا کرو''

(مکارم الاخلاق للطبرانی، حدیث ۱۵۰)

سعادت مندی۔

خوش دلی سے علماء کی خدمت کرنے والے ہی سعادت مند ہیں حضرت خیثمہ رضی اللہ عنہ کھجور کے حلوے کی ٹوکری اپنے تخت کے نیچے رکھا کرتے تھے جب ان کے پاس قراء

(یعنی قرآن پڑھنے والے) آتے تو آپ رضی اللہ عنہ یہ حلوہ انہیں کھلایا کرتے۔

(مکارم الاخلاق اللطبر انی، حدیث ۱۸۰)

امام شمس الائمہ حلوائی رحمۃ اللہ علیہ اور امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ وہ شخصیات ہیں کہ عالم اسلام میں جن کی خدمات اور نام آج بھی زندہ ہیں ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ مقام ملا ہے جو ہر کسی کے حصہ میں نہیں آتا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ ان دو بزرگوں کے والد علماء کرام سے محبت وعقیدت اور حتی المقدور ان کی خدمت کیا کرتے تھے تو اس کے عوض اللہ تعالیٰ نے ان کو وہ فرزند عطا فرمائے کہ علوم اسلامیہ میں لوگوں کو انہیں اپنا امام ماننا پڑا۔

حضرت عبداللہ بن عباس کا عمل۔

ایک مرتبہ حضرت زید رضی اللہ عنہ گھوڑے پر سوار ہوئے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے رکاب تھامی، حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ کیا ہے ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ انہوں نے کہا ہمیں یہی تعلیم دی گئی ہے کہ علماء کے ساتھ ادب کریں، اس پر حضرت زید گھوڑے سے اترے اور حضرت عبداللہ بن عباس کے ہاتھ پر بوسہ دیا اور فرمایا ہمیں یہی حکم ہے کہ اہل بیت اطہار کے ساتھ ایسا ہی کریں۔

(الملفوظات اعلیٰ حضرت، صفحہ ۱۴۴)

علماء کو حقیر سمجھنے والا۔

اے بندہ خدا جیسے علماء کرام کی عزت وتعظیم کرنے کا حکم ملا نیز ان کی خدمت کرنا باعث اجر وثواب ہے اور ان سے محبت وعقیدت اور تعظیم وتکریم ذریعہ نجات ہے ایسے ہی ان کے حقوق پورے نہ کرنا، ان کی عزت وتوقیر نہ کرنا، ان سے عداوت رکھنا، ان کی مخالفت اور ان پر تنقید کرنا ذریعہ ہلاکت وبدبختی کی علامت ہے

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار عالی وقار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''تین شخص ہیں جنہیں حقیر نہ سمجھے گا مگر منافق (۱) مسلمان بوڑھا (۲) صاحب علم (۳) اور عادل بادشاہ '

(الترغیب والترہیب، جلد۱، صفحہ۷۱)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا

'' وہ شخص میری امت سے نہیں جس نے ہمارے بڑوں کی تکریم نہ کی ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کیا اور ہمارے علماء کو نہ پہچانا ''

(الترغیب والترہیب، جلد۱، صفحہ۷۰)

اللہ اللہ کیسی سخت، شدید وعیدیں ہیں بلکہ اس سے بھی سخت ہیں چنانچہ

اللہ کی لعنت۔

حدیث شریف میں ہے کہ حامل قرآن (عالم دین) اسلام کا جھنڈا اٹھانے والا ہوتا ہے جس نے اس کی عزت کی تو اس نے اللہ تعالیٰ کی عزت کی اور جس نے اسے رسوا کیا اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔

(کنز العمال، جلد ا، حدیث ۲۲۹۱)

اللہ سے دشمنی رکھنے والا۔

علماء کرام سے دشمنی رکھنے والا حقیقت میں اللہ سے دشمنی رکھنے والا ہے حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا "حاملین قرآن (علماء) اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں تو جس نے ان سے دشمنی کی اس نے اللہ تعالیٰ سے دشمنی کی اور جس نے ان سے دوستی کی اس نے اللہ تعالیٰ سے دوستی کی "

(کنز العمال، جلد ا، حدیث ۲۲۹۲)

حاملین قرآن (علماء) کلام اللہ سکھانے والے اور اللہ تعالیٰ کے نور سے چمٹنے والے ہوتے ہیں جس نے ان سے دوستی کی اس نے اللہ تعالیٰ سے دوستی کی اور جس نے ان سے دشمنی کی اس نے اللہ

تعالیٰ سے دشمنی کی۔

(کنز العمال، جلد ا، حدیث ۲۳۴۲)

اعلان جنگ۔

جو بندہ اللہ کے ولیوں سے دشمنی رکھتا ہے اللہ کی طرف سے اس کے لیے اعلان جنگ ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''بے شک اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے جو شخص میرے کسی ولی سے عداوت رکھتا ہے میں اس کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہوں''

(صحیح بخاری، جلد ۳، حدیث ۱۴۲۲)

کائنات کے اندر کون ہے جو اللہ تعالیٰ سے جنگ کر سکے؟ یقیناً کوئی نہیں ان لوگوں کے لیے ہلاکت ہے جو علماء کرام کی مخالفت کرتے، ان سے عداوت رکھتے اور ان کو اپنی تنقید کا نشانہ بنانے میں زندگی بسر کرتے ہیں ایسوں کا جو انجام ہوتا ہے دیکھنے والے اس سے عبرت حاصل کرتے ہیں۔

سیدنا امام اعظم کے گستاخ کا انجام۔

مولانا عبد الجبار صاحب کو کسی نے بتایا کہ

مولوی عبد العلی اہلحدیث جو کہ مسجد تتلیا نوالی امرت سر میں امام ہیں اور وہ آپ کے مدرسہ غزنویہ میں

پڑھاتے بھی ہیں اُس مولوی عبدالعلی نے کہا ہے کہ ابوحنیفہ (سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ) سے تو میں اچھا ہوں کیونکہ انھیں صرف سترہ حدیثیں یاد تھیں (اس شخص نے جھوٹ بولا تھا یہ بد مذہبوں کا پروپگنڈہ ہے جو وہ امام صاحب کے متعلق پھیلاتے ہیں حالانکہ سچ یہ ہے کہ سیدنا امام اعظم کو لاکھوں حدیثیں حفظ تھیں) اور مجھے ان سے کہیں زیادہ ہیں

یہ سن کر مولانا عبدالجبار صاحب نے جو کہ بزرگوں کا نہایت ادب کیا کرتے تھے حکم دیا اس نالائق عبدالعلی کو مدرسہ سے نکال دو اور ساتھ ہی فرمایا یہ عنقریب مرتد ہو جائے گا، چنانچہ اُس کو مدرسہ سے نکال دیا اور پھر ایک ہفتہ بھی نہ گزرا تھا کہ وہ مرزائی ہو گیا اور لوگوں نے اسے ذلیل کر کے مسجد سے بھی نکال دیا بعدازاں مولانا عبدالجبار سے کسی پوچھا آپ کو کیسے علم ہو گیا تھا کہ یہ کافر ہو جائے گا؟ فرمایا کہ جس وقت مجھے اس کی گستاخی کی خبر ملی اسی وقت بخاری شریف کی یہ حدیث میرے سامنے آ گئی : **من عادی لی ولیا فقد اذنت باالحرب** : یعنی جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی تو میں اس سے اعلان جنگ کرتا ہوں۔

اور چونکہ میری نظر میں امام ابوحنیفہ ولی اللہ تھے جب اللہ کی طرف سے اعلان جنگ ہو گیا تو جنگ میں ہر فریق دوسرے کی اعلیٰ چیز چھینتا ہے اللہ کی نظر میں ایمان سے اعلیٰ کوئی چیز نہیں اس لیے اس شخص کے پاس ایمان کیسے رہ سکتا ہے۔

(آب کوثر، صفحہ ۴۲۵)

امام نووی کے گستاخ کا انجام۔

ایک شخص امام نووی کے خلاف بہت باتیں کیا کرتا تھا

جب وہ مرا تو جہاں اسے غسل دیا جارہا تھا وہاں ایک بلی آئی اور اس نے اس کی زبان کھینچ لی اس طرح یہ واقعہ لوگوں کے لیے عبرت بن گیا

(انوار المتقین ،)

امام حافظ ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اے میرے بھائی اللہ ہم دونوں کو توفیق بخشے اور بھلائی کے راستے پر چلائے ، جان لے کہ علماء کرام رحمھم اللہ تعالیٰ کے گوشت زہر آلودہ ہیں اور ان کی عزت دری (یعنی توہین) کے معاملہ میں اللہ کی عادت معلوم ہے کہ جو علماء کرام رحمھم اللہ تعالیٰ کو ملامت کرے گا اللہ اسے موت سے پہلے ہی مردہ دلی میں مبتلا کر دے گا۔

(الزوجر عن اقتراف الکبائر، جلد ۱، صفحہ ۱۷۳)

علماء کی تحقیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تحقیر ہے۔

علماء کرام کی گستاخی و

مخالفت کرنے والا کبھی فلاح نہیں پا سکتا ان کی مخالفت وتحقیر اصل میں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی تحقیر ہے

چنانچہ شیخ الاسلام والمسلمین امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن فتاوی رضویہ میں ایک استفتاء کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ عالم دین سنی صحیح العقیدہ کہ لوگوں کو حق کی طرف بلائے اور حق بات بتائے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نائب ہے اس کی تحقیر معاذ اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں گستاخی موجب لعنت الٰہی وعذاب الیم ہے۔

(فتاوی رضویہ، جلد ۲۳، صفحہ ۶۴۹)

منافق۔

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا علماء دین کی توہین کرنے والا منافق ہے

(المرجع السابق، صفحہ ۷۱۶)

علماء کی گستاخی کرنے والے کا شرعی حکم۔

سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن عالم کی توہین کی تین صورتیں اور ان کے متعلق حکم شرعی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

(۱) اگر عالم (دین) کو اس لیے برا کہتا ہے کہ وہ عالم ہے جب تو صریح کافر ہے اور

(۲) بوجہ علم اس کی تعظیم فرض جانتا ہے مگر اپنی کسی دنیوی خصومت کے باعث برا کہتا ہے گالی دیتا ہے تحقیر کرتا ہے تو سخت فاسق، فاجر ہے اور

(۳) اگر بے سبب رنج (بغض) رکھتا ہے تو مریض القلب وخبیث الباطن اوراس (بغیر وجہ کے بغض رکھنے والے) کے کفر کا اندیشہ ہے خلاصہ میں ہے جو کسی عالم سے بغیر سبب ظاہری کے عداوت رکھتا ہے اس کے کفر کا اندیشہ ہے۔

(فتاوی رضویہ، جلد ۲۱، صفحہ ۱۲۹)

بے عمل علماء کا مقام۔

اے بندہ خدا یاد رکھ عالم دین باعمل ہو یا بے عمل ہر ایک کا ادب و احترام اور عزت کرنا تجھ پر لازم ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ شیطان تجھے دھوکہ میں ڈال دے اور تو اس کے دھوکے میں آ کر صرف باعمل علماء کا ادب واحترام کرے اور بے عمل علماء کی ذات پر تنقید کا نشانہ باندھ کر اپنی آخرت برباد کر ڈالے جس طرح شریعت اسلامیہ باعمل علماء کی حق تلفی، ان کی مخالفت، ان کی گستاخی اور تنقید کرنے کی اجازت نہیں دیتی ایسے ہی بے عمل عالم دین کی مخالفت اور گستاخی کی بھی اجازت نہیں ہے اگر چہ عالم دین بے عمل ہو مگر اللہ تعالیٰ نے اس کو جو مقام دیا ہے اُس مقام کو عام مسلمان نہیں پا سکتا، عالم بے عمل بھی بوجہ علم دین جاہل عبادت گزار سے کئی گناہ افضل ہے بے عمل علماء کو جو مقام ملا ہے اس کو سمجھنے کے لیے امام اہلسنت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن کی یہ تحریر کافی فائدہ مند ہوگئی۔ فرماتے ہیں

قرآن شریف انہیں (یعنی علماء اہلسنت) کو مطلقاً وارث بتارہا ہے حتی کہ ان کے بےعمل (عالم دین) کو بھی یعنی جبکہ عقائد حق پر مستقیم (یعنی صحیح العقیدہ سنی)اور ہدایت کی طرف داعی (بلانے والا) ہو کہ گمراہ (عالم)اور گمراہی کی طرف بلانے والا وارث نبی نہیں، نائب ابلیس ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ ہاں رب نے تمام علماء شریعت کو کہاں وارث فرمایا ہے یہاں تک کہ ان کے بےعمل کو بھی ہاں وہ ہم سے پوچھیے مولی عزوجل فرماتا ہے

﴿ ثُمَّ اَوۡرَثۡنَا الۡکِتٰبَ الَّذِیۡنَ اصۡطَفَیۡنَا مِنۡ عِبَادِنَا فَمِنۡهُمۡ ظَالِمٌ لِّنَفۡسِهٖ وَ مِنۡهُمۡ مُّقۡتَصِدٌ وَ مِنۡهُمۡ سَابِقٌۢ بِالۡخَیۡرٰتِ بِاِذۡنِ اللّٰهِ ذٰلِکَ هُوَ الۡفَضۡلُ الۡکَبِیۡرُ ﴾

ترجمہ کنزالایمان : پھر ہم نے کتاب کا وارث کیا اپنے چنے ہوئے بندوں کو تو ان میں کوئی اپنی جان پر ظلم کرتا ہے اور ان میں کوئی میانہ چال پر ہے اور ان میں کوئی وہ ہے جو اللہ کے حکم سے بھلائیوں میں سبقت لے گیا یہی بڑا فضل ہے۔

(پارہ ۲۲، سورہ فاطر، آیت ۳۲)

دیکھو بےعمل (علماء جو) کہ گناہوں سے اپنی جان پر ظلم کررہے ہیں انھیں بھی کتاب کا وارث بتایا اور نرا (فقط) وارث ہی نہیں بلکہ اپنے چنے ہوئے بندوں میں گنا۔ احادیث میں آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا " ہم میں کا جو سبقت (برتری) لے گیا وہ تو سبقت لے ہی گیا اور جو

متوسط (یعنی درمیانہ) حال کا ہو وہ بھی نجات والا ہے اور جو اپنی جان پر ظالم (یعنی گنہگار) ہے اس کی بھی مغفرت ہے۔ عالم شریعت اگر اپنے علم پر عامل بھی ہو (پھر تو وہ مثل) چاند ہے کہ (خود بھی) ٹھنڈا اور تمعیں (بھی) روشنی دے ورنہ (عالم بے عمل مثل) شمع ہے کہ خود (تو) جلے مگر تمعیں نفع دے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "اُس شخص کی مثال جو لوگوں کو خیر (بھلائی) کی تعلیم دیتا اور اپنے آپ کو بھول جاتا ہے اُس فتیلے (چراغ کی بتی) کی طرح ہے کہ لوگوں کو روشنی دیتا ہے اور خود جلتا ہے۔

(فتاوی رضویہ، جلد ۲۱، صفحہ ۵۳۰)

بد مذہب عالم کی توہین کا حکم۔

یاد رہے مذکورہ بالا سطور میں جتنے بھی فضائل اور احکام بیان ہوئے ہیں یہ صرف اور صرف علماء اہلسنت کے متعلق ہیں کوئی بد مذہب ان فضائل کا حق دار نہیں بلکہ بزرگ فرماتے ہیں بد مذہب عالم، عالم دین ہے ہی نہیں اور ان بد مذہبوں کے علماء کے متعلق سیدی اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: عالم دین سنی صحیح العقیدہ داعی الی اللہ (یعنی اللہ کی طرف بلانے والا) کی توہین کفر ہے "مجمع الانھر" میں ہے علماء اور سعادات کی توہین کفر ہے، اسی میں ہے جو کسی عالم کو حقارت سے "مولویا" کہے وہ کافر۔ مگر یہ اوپر بتا دیا گیا اور واجب اللحاظ ہے کہ عالم وہی ہے جو سنی صحیح العقیدہ ہو، بد مذہبوں کے علماء علمائے دین

نہیں، یوں تو ہندوؤں میں (بھی) پنڈت اور نصاریٰ (کرسچینوں) میں پادری ہوتے ہیں اور ابلیس کتنا بڑا عالم تھا جسے ''معلم الملکوت'' (فرشتوں کا استاد) کہا جاتا ہے : قال اللہ تعالیٰ ﴿ اَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ ﴾ ترجمہ کنزالایمان : اللہ نے اسے باوصف علم کے گمراہ کیا : ایسوں (بدمذہبوں) کی توہین کفر نہیں بلکہ تا حد مقدور فرض ہے، حدیث شریف میں ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں '' کیا فاجر کے ذکر سے بچتے ہو، اس کو لوگ کب پہچانیں گئے، فاجر کا ذکر اس چیز کے ساتھ کرو جو اس میں ہے تا کہ لوگ اس سے بچیں ''

(فتاوی رضویہ، جلد ۱۴، صفحہ ۶۱۱)

اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ ہمیں علماء اہلسنت سے محبت اور ان کا ادب واحترام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔